فہرست تشریح الفاظ مستعملہ جغرافیہ ہذا کہ جنکا سمجھنا مبتدیون کو کچھ دشوار ہی

الفاظ	تشریح
جغرافیہ	روے زمین کی خشکی اور تری کے حال کو کہتے ہین
...نبع یا جاے ...نکاس	جس چشمہ سے یا پہاڑ وغیرہ سے دریا یا ندی نکلی ہو اوسے کہتے ہین
...جاے ...ی یا سنگم	ندی یا دریا ملتا ہو ایک دوسری ندی یا دریا کے سے اوس مقام کو کہتے ہین
...راست ...یان	اگر بہاؤ دریا کی طرف رو بنظر کرکے کھڑے ہووین تو دائین ہاتھ کو ہوتا ہے
...ارہ چپ ...ن	ایضاً طرف بائین ہاتھ کے

الفاظ	شرح
قسمت	باصطلاح انگریزی اوس حصہ ملک کا نام ہی جو بپیشگاہ گورنمنٹ اعلی سے زیر حکومت ایک کمشنر کے قرار دیا گیا ہوا ور تعلق مین اوسکے اکثر کئی ضلع ہوتے ہین ٭
ضلع	قسمت کمشنری کا ایک ایسا حصہ مُراد ہی جو ملک آئینی مین زیر حکومت ایک کلکٹر کے اور غیر آئینی مین ڈپٹی کمشنر یا سپرنٹنڈنٹ کے قرار دیا گیا ہوا ور اوسکے تعلق مین چند تحصیلیان ہوتی ہین
تحصیل	ضلع کے ایک ایسے حصہ کو کہتے ہین جسمین ایک تحصیلدار واسطے تحصیل زر مالگذاری و تصفیہ تنازع فیما بین رعایا و مالگذار و درستی رجسٹر زمینداری و مالگذاری معہ اپنے عملہ کے مامور ہوا ور اوسکے تعلق ایک پرگنہ یا کئی پرگنے ہون ٭

الفاظ	شرح
پرگنہ	جسکے تعلق چند دیہات ہون خواہ اسمین تحصیلدار مقرر ہو خواہ شامل تحصیل دیگر کے ہون ٭
موضع	وہ قطعہ اراضی مزروعہ غیر مزروعہ ہی جسکا بندوبست بعد تعین رقبے کے اوپر کسیقدر محصول سرکاری جسکو زر مالگذاری کہتے ہین بنام کسی زمیندار یا مالگذار کے ہو ویران ہو خواہ آباد ٭
شرح نقشے	وہ شرح ہی جو مالگذار یا زمیندار رعایا سے فی بیگھہ یا بطور ٹھیکہ کے کسیقدر روپیہ لیوے ٭
کنکوت	اسکو کہتے ہین کہ جب کھیت پک کر طیار ہوویں مالگذار غلہ کھیت کو کوت یعنی تشخیص کر لیوے وہ حصہ اپنا جو کچھ تہائی یا چوتھائی وغیرہ ٹھہرا ہوا ہو اسکی قیمت وصول کر لیوے ٭
بٹائی	اسکو کہتے ہین جسوقت کاشتکار غلہ تیار کر لیوے اسوقت مالگذار اپنا حصہ بانٹ لیوے

الفاظ	شرح
زمین مٹیار	وہ زمین ہی جو رنگ کی کالی اور چکنی ہووے دھان اسمین بہت اچھا ہوتا ہی
زمین دومٹ	جس زمین مین ریت اور چکنی مٹی ملی ہوئی ہوتی ہی اسکو کہتے ہین اسمین ہر ایک جنس اعلی مثل نیشکر و کپاس و گندم وغیرہ کا پیداوار اچھا ہوتا ہی
زمین کہاپٹ	کہاپٹ زمین مانند مٹیار کے ہوتی ہی صرف اتنا ہی فرق ہی کہ ذرا سے پانی مین نرم و سے خشکی مین زیادہ سخت ہوجاتی ہی قابل کاشت دھان کے ہی
زمین بہوڑ	وہ زمین ہی جو ریتلی ہوتی ہی اور واسطے پیداوار باجرہ و مکئی کے بہت مناسب ہی
زمین کہادر	دریا بیٹے یعنی نشیب مین جو زمین ہوتی ہی اسکو کہتے ہین
زمین سوائی	یہہ بھی مثل بہوڑ کے ہوتی ہی الا ہمیشہ تر رہتی ہی

سبب تالیف جغرافیہ
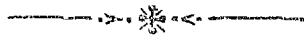
سابق اس سے اس کمترین ذرہ مثال بندہ منون لال سب ڈپٹی انسپکٹر
مدارس پرگنجات سنبھل و بلاری ضلع مرادآباد حال متصرم ڈپٹی انسپکٹر
ضلع مذکور نے اس رسالہ سراپا نفع کو واسطے استعمال طلباء مدارس
تحصیلی و حلقہ بندی کے تحقیقات تمام اور محنت مالا کلام سے ترتیب پایا
ہنوز وہ قالب میں طبع کے نہ آنے پایا تھا کہ دل نے یہ چاہا کہ اسکو
بیشی چند مطالب اور نظر ثانی کے مرتب کیجیے چنانچہ ترتیب اسکی
اوپر اسطرح کی گئی کہ اسمیں ایک مقدمہ اور چھہ باب اور ایک خاتمہ
رکھا اور ہر باب میں پانچ پانچ فصل مقدمہ میں مجمل حال ضلع کا
اور ہر ایک باب میں ایک ایک پرگنہ کا اور پہلی فصل میں ذکر وجہ
تسمیہ حدود اربعہ و لمبائی و چوڑائی پرگنہ بحساب میل و مربعی

فصل مین بیان ندیون اور قسم زمین اور پیداوار اور طریقہ
آبپاشی و طریقہ پیمایش کا تیسری فصل مین تذکرہ سڑکون و کہیری
شکہیرون و عمارت نامی و اشیاے تجارت اور مشہور چیزون
اور میلون اور آب و ہوا کا چوتھی فصل مین شمار آبادی و رقبہ
مجمع سرکاری و تعداد دیہات و تحصیلات و اظہار اس امر کا کہ کون
قوم اس پرگنہ مین زیادہ آبادی اور زمینداری کس قوم کی زیادہ
ہی اور نام دیہات کلان و قصبات معہ مردم شماری پانچوین
فصل مین حالات ساکنان ہر تحصیل خاتمہ مین کیفیت سررشتہ
تعلیم ضلع درج کی گئی *

مقدمہ در بیان مجمل حال ضلع مرادآباد

یہہ ضلع بشمول اضلاع بریلی بدایون بجنور و شاہجہانپور
ورامپور باعث سکونت و حکومت راجپوتان قوم کٹہیریہ
اول بنام کٹہیر پکارا گیا ۱۵۸۲ع مین بعہد سلطنت محمد جلال الدین
اکبر بادشاہ کے شامل صوبہ دہلی ہوا جب سلطنت تیموریہ سے

زوال مکرا سنہ ۱۷۰۷ء مین داؤد خان وبیشار کتان افغانان روہیلہ

یعنی ساکن روہ علاقہ کابل سے نے ولایت کے آکر اس ملک مین

بود و باش کی اور اُنکے اختیار او را قتدار نے یہانتک

ترقی پکڑی کہ آخر کو ملکیت اس ملک کی اُنکو حاصل ہوگئی اُسوقت

سے یہہ ملک بنام روہیلکھنڈ مشہور ہوا ان بعد سنہ ۱۷۷۴ء

مین نواب شجاع الدولہ والی اودہ نے بعد ہزیمت دینے روہیلان

کو کٹرہ کے لڑائی مین باستعانت افواج انگریزی باستثنائے

رامپور و بلاس پور وشاہ آباد قبضہ افغانون سے نکال کر داخل

حکومت اپنے کے کیا ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۰۱ء کو نواب سعادت علیخان

خام پانڈیون یا نالون سے گھری ہی بستی کی ہر من ضلع مین

نہین — بود و باش زیادہ تر قوم ہنود کی ہی — کچہریان عدالت

ونظامت وغیرہ کی حسب تفصیل ذیل ہین — سول سشن جج

کچہری کلکٹری — جنٹ مجسٹریٹ معہ اسسٹنٹ کلکٹر

ڈپٹی کلکٹر ائین نمبر — جج ماتحت — منصفی خاص شہر — منصفی

حوالی شہر — منصفی بلاری — منصفی سنبھل — منصفی امروہہ

کنارہ پر ضلع میرٹھ اور ضلع بلند شہر واقع ہین لمبائی اس ضلع کی اتر دکھن ۷۴ میل چوڑائی پورب پچھم قریب ۵۴ میل اور خاص شہر مراد آباد صدر مقام ضلع ہذا جسکا عرض شمالی ۴۸ درجہ و ۴۹ دقیقہ اور طول شرقی ۷۹ درجہ ۱۸ دقیقہ ہی داہنے کنارہ دریاے رام گنگا کے واقع ہی ۵۸۷۳۳ آدمیون کی آبادی سی بہت خوش قطع آباد ہی - سڑکین سرکاری جو ہمیشہ درست و صاف رہتی ہین پختہ ہین - ایک مراد آباد سے پرگنہ امروہہ و حسنپور ہوتی ہوئی ضلع میرٹھ کو یہہ سڑک تمام و کمال پختہ ہی - دوسری جو صرف ۹ میل پختہ ہی سنبھل مین

مقدمہ در بیان مجمل حال ضلع مراد آباد

یہہ ضلع بشمول اضلاع بریلی بدایون بجنور و شاہجہانپور و رام پور بباعث سکونت و حکومت راجپوتان قوم کٹھیر کے اول بنام کٹھیر بولا گیا ۱۵۸۰ع مین بعہد سلطنت محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کے شامل صوبۂ دہلی ہوا جب سلطنت تیموریہ سے

کہ وہ ریاست رامپور میں واقع ہیں بالکل [illegible] ہی جاگیر [illegible]
میں ہو کر ضلع بریلی کو گئی ہی — آب و ہوا تمام ضلع کی بہتر اور
خوش آیندہ ہی — اور پیداوار ہر قسم کے اجناس کا اچھا ہوتا ہی

ربیع میں	خریف میں

گیہوں	جو	چنا	ارہر	سرسوں	نیشکر	دھان	اڑد	مونگ	موٹھ
السی	دوال	ترہ	مٹر	کسیر	تل	باجرہ	جوار	کودو	[illegible]
مسور	لاہی	تماکو	کسوم	زیرہ	لوبیا	مڑوا	سانواں	کنگنی	کپاس

چھ قسم کی زمین — مٹیار — دومٹ — کہاپٹ — بھوڑ — کہا[illegible]
سواے ضلع مذا میں پانی جابجا ہی آبپاشی ندی نہر یا دو چشمہ و چاہ [illegible]
خام یا ندیوں یا نالوں سے ہوتی ہی — کوئی شہر اس ضلع میں
نہیں — بود و باش زیادہ تر قوم ہنود کی ہی — کچہریاں عدالت
و نظامت وغیرہ کی حسب تفصیل ذیل ہیں سول سشن جج

کچہری کلکٹری	جنٹ مجسٹریٹ [illegible]	اسسٹنٹ کلکٹر
ڈپٹی کلکٹر [illegible]	جج ماتحت	منصفی خاص شہر — منصفی
حوالی شہر — منصفی بلاری	منصفی سنبھل	منصفی امروہہ

ڈپٹی انسپکٹر مدارس علاوہ اِنکے چھ تحصیلداروں محالات — مرادآباد
سنبھل — بلاری — حسنپور — امروہہ — ٹھاکردوارہ — کو اختیارات
ڈپٹی کلکٹری ڈپٹی مجسٹریٹی درجہ دوم اور اسسٹنٹ کمشنری [illegible] صاحب
رئیس بلاری اور ممبران میونسپل کمیٹی قصبہ چندوسی کو اختیارات
آنریری مجسٹریٹی کے حاصل ہیں — ایک اسٹیشن ڈاک تار برقی
جو ریلی سے بیٹھ کر گیا ہے مقام ہذا میں موجود ہے اور ایک شاخ
سڑک ریل کی بھی جو مقام علیگڑھ سے قصبہ بہجوئی پرگنہ سنبھل اور
قصبہ چندوسی و کندرکی پرگنہ بلاری میں گذرتی ہوئی یہاں آئی ہے
— تیرہ ندیاں جنکی تفصیل نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی — ضلع ہذا کو
سیراب کر رہی ہیں ۔

نمبر شمار	نام ندی	نام منفذہ	نام دہانہ	نام اُن پرگنات کا جنمین ندی بہتی ہے	ضلع مین کے میل بہتی ہے	کیفیت
۵	گانگن	جنگل ضلع بجنور	بساہٹ علاقہ مراد آباد پر رام گنگا مین	امروہہ و مراد آباد و بلاری	۳۷	دو پل پختہ اس ندی کے ایک سڑک میرٹھ — دوسرا سڑک سنبھل پر متصل مراد آباد کے بندھی ہوئی ہین
۶	ڈھیرہ	جھیل موضع بھیڑی پرگنہ مراد آباد	گانون بدنا علاقہ رام پور رام گنگا مین	مراد آباد	۲۰	ایک پل پختہ اس کا اوپر سڑک بریلی کے مراد آباد سے چھ میل پر بندھا ہے
۷	اری یا ارل	موضع گمانی پرگنہ سنبھل	دریاے رام گنگا علاقہ شاہجہانپور مین	سنبھل — بلاری	۳۰	ایک پل پختہ اس ندی کا سڑک جنوبی پر بلاری سے بڑھکر بفاصلہ پانچ میل کے بندھا ہے
۸	سوت	جھیل موضع فیض اللہ گنج پرگنہ امروہہ	علاقہ بدایون دریاے گنگ سے	امروہہ و سنبھل و بلاری	۵۵	دو پل پختہ اس ندی کے ایک موضع جوئیہ پرگنہ امروہہ مین دوسرا گانون صمد ریور پرگنہ سنبھل مین بندھے ہوے ہین اور دو پل کچے ایک پرگنہ سنبھل گانو بھوانی پور اور دوسرا گانو مجھولہ پرگنہ [illegible] سے بندھے ہین

نمبر شمار	نام ندی	نام منفذ	نام دہانہ	نام ان پرگنات کا جن مین ندی بہتی ہی	ضلع مین کی میل بہتی ہے	کیفیت
۹	ندی بہنگا	پہاڑ ضلع بجنور	رام گنگا پرگنہ ٹھاکردوارہ	ٹھاکردوارہ	۳۴	یہہ ندی اگرچہ بہت چھوٹی ہی یہانتک کہ سوائے موسم برسات کے کبھی پانی نہین بہتا ہے مگر پہاڑ سے آئی ہی اور بڑی زور کی ہی اور اُس کی ریگ مین سونا بھی نکلتا ہی
۱۰	مہانہ وہاب	جھیل موضع جہتھل پرگنہ حسنپور	ضلع بداؤن دریائے گنگ مین	حسنپور	۵۰	دو پل پختہ ایک سڑک میرٹھہ مرادآباد پر گانون گجرولہ پرگنہ حسنپور سے ایک میل پر دوسرا سڑک حسنپور نگری حسنپور سے دو میل پر جانب جنوب و مغرب بندھے ہین
۱۱	کالکا	جھیل موضع سلطانپور شہر محمد پور پرگنہ حسنپور	ایضاً	حسنپور و سنبھل	۳۰	ایک پل پختہ اِس ندی کا سرحد پرگنہ سنبھل و ضلع بداؤن پر متصل موضع بھیکن پور پرگنہ سنبھل کے بندہا ہے ٭

نمبر شمار	نام ندی	نام منبع	نام دہانہ	نام ان پرگنات کا جن مین ندی بہتی ہی	ضلع مین کتنے میل بہتی ہی	کیفیت
۱۲	کرولہ	بہار ضلع بجنور	پرگنہ امروہہ گانگن مین	امروہہ	۲۱	
۱۳	بان	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۸	

اور سوا اِنکے بہت سے نالے مثل بگدہ چوئیہ کرولہ کرکہ ودمہ ڈھانڈھے وغیرہ پرگنہ حسنپور ٹھاکردوارہ مرادآباد مین جاری ہین +

تحصیلیان چھہ ہین مرادآباد خاص بلاری سنبھل حسنپور امروہہ ٹھاکردوارہ سے مہینے ستمبر ۱۸۷۰ع تک تحصیل کاشی پور کی اس ضلع مین تھی مگر وہ ماہ اکتوبر ۱۸۷۰ع مین اس ضلع سے خارج ہوکر قسمت کمایون مین شامل ہوگئی ہے مثل دیگر اضلاع کے نام پرگنجات دفتر سرکار مین علیحدہ علیحدہ

لکھی نہین جاتی شامل تحصیلون کے ہوگئی ہین - موازنہ و کاغذات سابقہ عذر ۱۸۵۷ء مین سوخت و برباد ہو گئے اس جہت سے نام اور تعداد انکی صحیح صحیح معلوم نہین ہو سکتی - اٹھارہ اسٹیشن نمبر اول و دوم جنمین سب انسپکٹر و ہیڈ کانسٹبل مقرر ہین حسب تفصیل ہین

پرگنہ مراد آباد	پرگنہ بلاری
مراد آباد نمبر اول، مان پور نمبر اول، بوندہ نمبر	چندوسی نمبر اول، سوندارہ نمبر اول، بلنا نمبر، کندرکی نمبر
پرگنہ سنبھل	**پرگنہ حسنپور**
سنبھل نمبر اول، بہجوی نمبر اول، اسمولی نمبر اول	حسنپور نمبر اول، بچھراؤن نمبر اول، ٹگری، رہرہ
پرگنہ امروہہ	**پرگنہ ٹھاکردوارہ**
امروہہ نمبر اول، چھجلیٹ نمبر اول	ٹھاکردوارہ نمبر اول، دلاری نمبر اول

کل مواضع آباد و ویران ۲۸۴۸ - رقبہ بحساب میل مربع دو ہزار دو سو بہتر صحیح سات دسمل ۲۲۷۲/۷ - اور بحساب ایکڑ ۲۷۴۵۵۴۱ - اور جمع سرکاری جو درج توزیع سنہ ۱۸۷۰ء ہوئی بقدر [illegible] مردم شماری کل ضلع کی ازروے شمار

سنہ ۱۸۶۵ عیسوی بقدر ۵ ۵ ۷ ۱۰۲۲

باب اول دربیان پرگنہ مرادآباد

فصل اوّل اول اس مقام پر چار موضع بہدورہ - دینداڑپورہ دہری - مان پور آباد تھے کہ جسکی وجہ سے یہہ جگہہ جو پہلے مشہور تھی عہد سلطنت محمد شہاب الدین معروف بہ شاہجہان بادشاہ دہلی مین رستم خان دکھنی نے جو ایک سردارون بادشاہ موصوف سے تھا یہہ شہر آباد کر کے نام اِس کا رستم نگر رکھا زان بعد بغرض اظہار خیرخواہی بنام مرادآباد نام سے شہزادہ مرادبخش کے مشہور کیا چنانچہ جامع مسجد جو شہر ہذا مین دائین کنارے دریاے رام گنگا کے واقع ہی تعمیر کردہ اسی رستم خان کی ہی اُسمین ایک تختہ سنگ مرمر پر یہہ مادہ تاریخ کندہ ہی مصرعہ بنائی خانہ دین کرد بالا اُس سے بناے مسجد سنہ ۱۰۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۵ء کی نکلتی ہی غالباً یہہ ہی تاریخ بنیاد شہر کی ہے حد شمالی اِس پرگنہ ٹھاکردوارہ حد جنوبی پرگنہ بلاری شرقی جاگیر رام پور - غربی پرگنہ امروہہ

وسنبھل - لمبائی اُتر دکھن تیس میل چوڑائی پورب پچھم اونیس ۱۹ میل *

فصل دوم

پانچ ندیان رام گنگا ندی ڈھیلا کوسی گانگن رچھیرہ اِس پرگنہ مین جاری ھین منجملہ اُنکے کوسی اور رام گنگا بڑی ندیان ہین اور باقی چھوٹی ہین اور رام گنگا مین داخل ہوتی ہین اور جاے برآمد ایک ندی رچھیرا کی موضع ھیری پرگنہ ہذا ہی - چھہ قسم کی زمین مٹیار - کھادر - سوائے دومٹ - کماہٹ - بھور پائی جاتی ہی مگر زیادہ تر مٹیار اور کھادر ہی پیداوار ہر اجناس کا ہی اونیشکر اور گیہون کثرت سے ہوتا ہی آبپاشی بذریعہ چاہ پختہ و چاہ کچھا خام و ندی رچھیرا و گانگن و نالہ کردلہ وغیرہ کے ہوتی ہی طریقہ پیمایش دیہی کا یہہ ہی کہ زمیندار لوگ کنٹھون کو قدمون سے کہ جس کا بیس قدم طول اور بیس قدم عرض مین ایک بیگھہ خام ہوتا ہی ناپتے ہین اور سرکاری پیمایش حسب دستور اور اضلاع کے جریب آہنی سے ہوتی ہی لیکن

ایک پختہ بیگھہ سرکاری کا چار بیگھہ خام شمار کرتے ہین

فصل سوم

چھہ سڑکین سرکاری جنکا ذکر بیان ضلع مین لکھا گیا جاری ہین کوہی گدھی یا کھیڑا نامی اس پرگنہ مین نہین سوائے قلعہ شکستہ رستم خان کے جس کا ذکر بیان ضلع مین ہوا جامع مسجد تعمیر کردہ رستم خان دکھنی ۔ حویلی لالہ کان مل دیوان نواب دوندے خان مرحوم ۔ اسٹریچی گنج ۔ کوٹھی نظامت ۔ شفاخانہ کوتوالی مدرسہ سرکاری اور بیرون شہر قریب ۵ میل کے سرائے رستم خان عمارات مشہورہ سے ہین ۔ اشیا تجارت اس جگہہ کے یہہ ہین ۔ ظروف برنجی جن پر قلعی پارہ کے نہایت عمدہ اور نفیس ہوتے ہی ۔ چوڑی کانچ کی ۔ چارخانہ سوسی یہہ سب چیزین شہر مرادآباد مین ہوتی ہین کوئی میلا مشہور یہان نہین ہوتا البتہ چھوٹے چھوٹے میلے مثل چھڑی مامہ و کیو میلا ہالن شاہی ۔ رام لیلا وغیرہ ہوتے ہین ۔ آب وہوا اچھی ہی ۔ آبادی حسب مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ع

خاص شہر مرادآباد کے	۵۸۷۳۳	کل پرگنہ کی	۲۱۷۴۶۴

رقبہ بحساب میل مربع ۳۰۷ء۹ میل بحساب ایکڑ ۱۹۷۷۰۳

اور جمع سرکاری بقدر ۲۰۴۳۱۳ روپیہ ۹ آنہ ۱۰ پائی کل دیہات آباد و ویران ۳۴۷

ہیں تین اسٹیشن پولیس جنہیں سب انسپکٹر اور ہیڈ کانسٹبل

مقرر ہیں اس پرگنہ میں ہیں ہنڈہ ایک خاص مرادآباد دوسرا گانون

مان پور تیسرا گانون بوندہ سرحد علاقہ رامپور میں ـ سکونت

زیادہ تر قوم ہنود کی ہی اور زمینداری بھی اکثر اسی قوم کی ہی

دیہات کلان اور قصبات اس پرگنہ کی تفصیل یہہ ہی —

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
دربانگلہ	۸۹۸	بیلسانہ	۳۳۷۱
بھمری	۱۳۸۳	سرکرہ	۱۶۰۲
بھگت پور ٹانڈہ	۶۳۱	بہچنہ	۱۰۵۱
اودماوالہ	۱۱۴۱	مغلپور عرف افغانپور	۵۱۷۱
رام نگر لطف پور	۹۰۵	ہرتھلہ	۱۱۴۹
نوار	۱۱۰۵	پاکرہ	۴۹۳۶
بھوج پور	۴۹۶۹	کرگ پور	۱۶۷۰

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
		روندہ	١٩٦٥
لودی پور	٩٨٩	بساہٹ	٣٠٢٢
کھوندہ	١٣٥٧	دھڑیال	٣٠٢٠

فصل پنجم

رہنے والے خاص مرادآباد اور پرگنہ مرادآباد کے بہت
قانونی اور ضابطہ دان ہین - قانون عدالت دیوانی کے
بہت شائق تو اب سنہ ۵٦ مین اکسو ایک ۱ آدمیون نے جلسہ
امتحان قانون عدالت مین سند وکالت کی حاصل کی تھی
کہ اس کثرت سے ساکنان کسی شہر نے کبھی حاصل نکی ہونگی
اور محلہ کھنگر شہر ہذا کے کل رہنے والے سپاہی پیشہ ہین بہت
سے آدمی اس جگہ کے افواج سرکار مین عہدہ ہاے صوبہ داری
رسالداری - جمعداری وغیرہ پر مامور ہین +
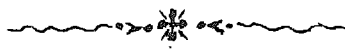
باب دوم دربیان پرگنہ بلاری

فصل اول

قصبہ بلاری عہد شاہجہان بادشاہ مین ٹھاکر بہادر شاہ وغیرہ
زمیندار موضع سہس پور وغیرہ کا تھا آباد کیا چنانچہ اسکی اولاد مین ٹھاکر
کندل سنگھ وغیرہ ابتک قصبہ ہذا مین آباد ہین وجہہ تسمیہ معلوم نہین
ہی کہ اول نام اس کا قصبہ بہادری رکھا گیا ہوگا شاید بعد کسی
وجہ سے بلاری مشہور ہو گیا اور حدود اربعہ یہہ ہین ۔ اوتر مین
پرگنہ مرادآباد ۔ دکھن مین ضلع بداون ۔ پورب مین ضلع بریلی
اور جاگیر رامپور پچھم مین پرگنہ سنبل ہی لمبائی اوتر دکھن ۲۵
میل چوڑائی پورب پچھم اٹھارہ میل ہی *

فصل دوم

تین ندیان سوت گانگن ۔ ارہی یا اریل اس پرگنہ مین واقع
ہین اور کوئی ندی اس پرگنہ سے نہین نکلی پانچ قسم کی زمین
مٹیار ۔ بھکر ۔ دومٹ ۔ کہاٹ سوائی اسکی ہین باقی ہی

زیادہ تر دومٹ ہی پیداوار کل اجناس ربیع و خریف کا ہوتا ہی
کثرت سے گیہون اور نیشکر کا بلکہ نیشکر یہان سے بہتر کسی پرگنہ
اس ضلع مین نہین ہوتا اور آبپاشی بذریعہ چاہ چہ ہاے خام یا تالاب
یا ندیون مرقومہ بالا سے ہوتی ہی طریقہ پیمایش کا وہی ہی
جو پرگنہ مرادآباد مین جاری ہی ؛

فصل سوم

ایک سڑک جس کا ذکر بیان ضلع مین لکھا گیا اس پرگنہ مین
ہوکر ضلع بلندشہر کو گئی ہی اور ایک شعبہ اوس کا چندوسی سے نکلکر قصبہ
بسولی وغیرہ ضلع بدایون کو چلا گیا ہی — تین کچہری ایک موضع
بہرولی مین جس کو مکان راجہ مین کا دوسرا گانون کرادرین جس
کو مکان راجہ کرن کا کہتے ہین تیسرا گانون سرتھل کا جسکو ٹھاکران
قوم بڑگوجر کا عام مشہور کرتے ہین اس پرگنہ مین ہین کوئی
عمارت شاندار نہین سواے مدرسہ سرکاری کے جو قصبہ
چندوسی مین واقع ہی اور اشیاء تجارت سے بجز شکر سفید کے
جو نہایت عمدہ طیار ہوتی تھی اور کوئی نہین مگر ایک قصبہ چندوسی

جسے سمت ۱۹۰ مطابق ۱۸۵۷ء مین تنھے خان رانگھر حکلہ دار سامر نے
آباد کیا بائیس ۲۲ ہزار آدمیون کے آبادی سے بہت گنجان بستا ہی
ایک بڑی منڈی تجارت شکر ودی اور ہر قسم کے کرانہ کی ہی
مشہور چیزون سے ایک قسم کا دہی یعنی جغرات جوکندل سنگھ
ونتھو سنگھ ٹھاکران اولاد ٹھاکر بہادر شاہ کے یہان مقام
بلاری مین طیار ہوتا ہی اور بیس پچیس ۲۵ روز بلکہ بقول بعض دو ڈیڑہ
مہینے تک اوپر حالت اصلی کے رہتا ہی دوسرے ایک جھنڈا
دروازہ ٹھاکران مذکورہ بالا کے جس کو وہ عطیہ شاہجہان
بادشاہ دہلی بتاتے ہین گراہی کوئی میلا مشہور اس جگہہ پر نہین
ہوتا سواے رام لیلا وغیرہ کے جو مہینے کنوار مین مقام بلاری
وچندوسی وہر دلی ہوتی ہین آب وہوا بہت اچھی ہی +

فصل چہارم

آبادی حسب مردم شماری ۱۸۶۵ء خاص قصبہ بلاری کی
۷۶۸ ۴ کل سرگنہ کی ۱۹۴۶۸۶ رقبہ بحساب میل مربع

۹۶۲۹۲۳ رقبہ بحساب ایکر ۲۱۱۱۶۹ جمع سرکاری لبقدر
ربع مالگذاری ۲۱۷۸۲ دیہات آباد و ویران ۲۵۴ چار اسٹیشن پولیس ایک[۱]
قصبہ چندوسی دوسرا[۲] سونداره تیسرا[۳] کندرکھی چوتھا[۴] بینا بہیر مین
ہی قوم ٹھاکر اس پرگنہ مین زیادہ تر آباد ہی اور زمینداری بھی
اکثر اسی قوم کی ہی دیہات کلان اور قصبات یہہ ہین *

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
رتن پور پرگنہ کندرکھی	۲۳۰۱	سہاری مالہ	۹۰۳
طاہرپور	۹۳۸	سونداره	۲۸۸۹
للواره	۵۹۵	جرگانون	۱۱۳۱
گوریر	۱۶۰۲	چھاوره	۲۲۶۵
محمودپور	۱۷۲۲	کمٹره	۵۷۵
گوارڈ	۱۱۵۷	نرولی	۵۰۸۵
جاری	۱۳۲۸	کندرکھی	۳۸۸۳

فصل پنجم

یہہ قصبہ مثل ایک گانون کے ہی یہان کے لوگ نہ تجارت

پیشہ ہین نہ نوکری پیشہ اکثر کشتکاری کرتے ہین اور قوم جولاھہ
یہان زیادہ آبادہی اگر یہان کچہری تحصیل اور منصفی نہوتی
تو ہرگز یہہ گانون قصبہ نہ کہلاتا باوجود ہونے ان کچہریون کے
وہی شکل ہی جو گانون کی ہوتی ہی غلہ۔ ترکاری وغیرہ یہان
سوائے پینٹ کے روز جو ہفتہ مین ایک بار ہوتی ہی دوسرے
روز دستیاب نہین ہوتی۔ مگر اس کے متعلق بڑے بڑے
قصبے ہین مثلاً چندوسی۔ سرولی۔ وغیرہ جو اس سے آبادی
مین کہین زیادہ ہین اس پرگنے کے رعایا خوش حال اور زمیندار
متمول ہین۔ قصبہ چندوسی کے سوائے اور کل علاقے کے
رہنے والے سیدھے سادے ہین کسی قسم کی شرارت اُن جو
مین نہین احکامات سرکاری کے بجا آور اور ملازمان سرکار
کے فرمان بردار ہین +

باب سوم دربیان پرگنہ سنبھل

فصل اول

مدت آبادی اس شہر سنبھل کی صحیح صحیح معلوم نہوئی کس واسطے

کہ ہندؤن اور اُنکی کتابون سے جو تحقیقات کی گئی تو اس قدر
عرصہ ظاہر ہوتا ہی کہ جس عہد مین مورخان انگریزی اور فارسی
وجود دنیا کا بھی نہین قرار دیتے ہین یعنی ہندؤن کی کتاب
سنبھلا مہاتم مین لکہا ہی کہ ست جگ سے یہہ بستی آباد ہی
ہر جگ مین نام اس کا علیحدہ علیحدہ ہوا ست جگ مین
ستوتی ۔ تریتا مین مہدگری دواپر مین پنگلا اور کل جگ مین
سنبھلا گرام اور راجہ جاب نے اسے آباد کیا الّا اسمین شک نہین
کہ یہہ شہر قبل از عہد مسلمانان آبا د ہی اخیر راجہ ہندو نکا جو یہان تھا
راج عرف راے پتہورا ہوا اُس کا مولد و مسکن یہی شہر ہی چنانچہ
اسکے قلعہ کا نشان ابتک یہان موجود اور وہ بنام کوٹ بولا
جاتا ہی آبادی خاص سنبھل وہی شمار مین آتی ہی جو اندرون
اس کوٹ کی واقع ہی اور وجہ تسمیہ یہہ ظاہر ہوتی ہی کہ زبان
سنسکرت مین سنبہہ نام مہا دیو کا ہی آلہ بمعنی مکان صحیح
نام اس کا شنبہ الہ تھا جسکا اب سنبھل کہلاتا ہی اور بڑا ثبوت
اس کا یہہ ہی کہ راجہ جاب نے شہر ہذا کے تینون کونون

سنبہ یعنی مہادیو کے استہان بنا کر کے درمیان مین یہہ شہر آباد
کرایا اور آبادی اسکی اوپر باون سرا کے چھتیس ۳۶ پورہ کے جو
ذیل مین درج ہین شمار مین آتے ہین +

نام سرایات

بازید پور سرای	عثمان سرای	جلال خان سرای	کمال خان سرای	مجاہد سرای	شہزادی سرای
لودی سرای	رسولپور سرای	ملمی سرای	جالب سرای	رکن الدین سرای	جہنگا سرای
بکلوانی داس سرای	پرشوتم سرای	ہلو سرای	سنبر خان سرای	سیف خان سرای	عالم سرای
کنول سرای	خواص خان سرای	محمود خان سرای	بہجو سرای	ہریلی سرای	خانخانان سرای
کبیر کھلروان	علی سرای	مٹھی سرای	ہلالی سرای	سرای ابرہن	فتح اللہ سرای
گنشداس سرای	چمن سرای	دونگر سرای	صدر الدین سرای عرف میانہ سرای	سرای ہاشم عرف جگت	سرای پوربین عرف پوربان سرای
گھوگر سرای	سرای ادم پور	سرای جہان	تاج خان سرای	حسین خان سرای	دیبا سرای
حاتم سرای	گھگو سرای	تمرداس سرای	بیگم سرای	چودھری سرای	لاڈمن سرای
سکندر پور سرای	قاضی سرای	شیخ لطف اللہ عرف بھبھو سرای	لودہ سرای		

منجملہ انکے بازید پور سرا عثمان سرای جلال خان سرای کمال پور سرای
مجاہد سرای سہرائی داس سرای کنول سرای شیخ لطف اللہ

سراے عرف بہولیسر آٹھہ سراے ویران ہین باقی آباد اور چھہ محلی جدید کہ وہ بہی بنام سرایات بولی جاتے ہین رقبہ ان سرایات مذکورہ مین آباد ہوئی ہین نام اُنکے یہہ ہین

۱ نئی سراے ۲ فتح سراے ۳ کاغذی سراے ۴ کرمانی سراے ۵ جیون سراے ۶ ویرہ سراے

نام پورونکے

۱	۲	۳	۴	۵	۶
فیروز پور	طلعت پور	ابوسعید پور	نوردہی پور	نواب پورہ	کہکو پورہ
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ہندو پورہ	گندہی پورہ	عنبر پور	اسد پور	شہباز پور	سلیم پور
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
ہرکشن پور پنڈی	ابراہیم پورہ	سیچو پورہ	حبیب پور	سالا پور	رشید پور
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
بیگم پور	حسن پور	سورہ نگلہ	محی الدین پور	جلال پور عرف محمد آباد	رامی پور چھپیر
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ہوائی پور	حبیب پور	شبیر پور بچہ	جوگی پورہ	شاہ پور عرف ...	ایدل پور
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
فرخ پور	نصیر پور	مبارک پور عرف سچولی	اسمٰعیل پور بزرگ	[illegible] عرف کاغذی سراے	گوبند پور

منجملہ انکے

۱	۲	۳	۴	۵
ابوسعید پور	گندہی پورہ	اسد پور	بیگم پور	رامی پور چھپیر
۶	۷	۸	۹	۱۰
حبیب پور	شبیر پور بچہ	ایدل پور	فرخ پور	اسمٰعیل پور بزرگ

دس پورہ ویران اور باقی سب آباد ہین مگر عہد ہنود مین آبادی اس شہر کی صرف درمیان کوٹ کے معلوم ہوتی

ہی کسواسطے کہ نام سرایات اور پوروں کے اوپر ناموں اہل
اسلام کے ہیں اور یہاں اڑسٹھ [۶۸] تیرتھ اور انیس [۱۹] کوپ
یعنی وہ تالاب اور کنوئے جو ہندوؤں کے عقیدہ کے رو سے
معبد یعنی پرستشگاہ ہیں موجود۔ اور اُنکے نام یہہ ہیں ۔

تفصیل اُن تالاب اور ندیوںکی جنکو ہندو لوگ اپنی

تیرتھ قرار دیتے ہیں اور چوتھے پنجمین سدی کا نگ

کو اُنکا طواف کرتے یعنی پھیری دیتے ہیں

سورج کنڈ	ہنس تیرتھ	کرشن تیرتھ	کرم چھیتر
واسمیدہ	بشاخ موچن	بجی تیرتھ	بشن پادوک
نیم سارن	سوتت دیپ	گمان کپت	جنبک ساگر
دہرم ندہ	انگا نتی	سکہا دہو	چندر تیرتھ
لولارک	سوم تیرتھ	جسم گنٹھ	چکر سدرسن
انگارک	گوکل بنارسی	کالونک	پاپ موچن

کالست پشکر چیپٹ پشکر ندہ پشکر نربدا

برہمابرت مرتن جی باک بہارتی بشن گوپال

ریواکنڈ سِکھہ تودروری گومتی بھیس گنگا

رن موچنی مھودکی بامن کرکانامنوکاما پشٹ دت اکرم موچن

آدگیا گٹ مارک رن جگم چکر تیرتھ

سرگ دیپ کمش تیرتھ ملہان تیرسند

بھاگیرتھی مچھودری بھدرکاترم اترکاترم

دیوگھات بشن گھات اروہ رتہبا اونت ریش

ماسک پریاگ زنیب پریاگ بھشیم پریاگ گندھرب پریاگ

تارک پریاگ نندا گوردھوہ سندا گوردہن سوشیلا گوردہن

سمنا گوردہن سرسھی گوردہن یہہ چھیاسٹھہ ۶۶ تو چھوٹے

بڑے تالاب ہیں اور یہہ دو ندیاں ماہش متی

برہم تیرباسوتت

تفصیل انیس ۱۹ گوپ یعنی کنوے

رشی کیش گوپ پاراسر گوپ سہل کوپ بشن گوپ

کرشن گوپ   مرتن جی گوپ   باو گوپ   بل لوپ

سبت ساگر گوپ   چھتر ملک گوپ   پنچ اگنی گوپ   دھرم گوپ

جگ گوپ   دھرتی بارا گوپ   اسوک گوپ   سونگ گوپ

اسودک گوپ   رگتی گوپ   مرت گوپ   منجملہ ان ۱۹

کنوؤں کے ۴ درست اور ۱۵ پچھلے بند پڑے ہین پرگنہ ہذا کی اُتر مین

پرگنہ امروھہ - دکھن مین ضلع بدایون - پورب مین تحصیل

بلاری پچھم مین پرگنہ حسنپور اور ضلع بدایون - لمبائی شمالاً

جنوباً ۱۳ میل اور چوڑائی شرقاً غرباً ۱۵ میل

فصل دوم

سوت ادہی یا ارل ڈونڈیان اس پرگنہ مین جاری ہین منجملہ

انکے ندی ارل جھیل موضع گنگانی پرگنہ ہذا سے نکلی ہی پانچ قسم کی

زمین دومٹ بھور کھاپٹ سوائی مٹیار سیہان پائی جاتی

ہی منجملہ انکے سوائے بھور زیادہ پیداوار کل اجناس کا ہوتا ہی

الا گیہون نیشکر کسوم بکثرت بلکہ گیہون تو اس پرگنہ مین ایسا عمدہ

ہوتا ہی کہ اگر ضلع مین نہین ہوتا آبپاشی بذریعہ چاہ بچہ ہاے

خام یا تالاب یا ندیو نکے ہوتے تہی طریقہ پیمایش کا وہ ہی ہی جو
پرگنہ مرادآباد و بلاری مین جاری ہی شرح بالکل دیہات کی نقشی
ہی سواے کچھ دیہات چھوڑکے کہ جہان رواج کنکوٹ دیتا گیا ہی

فصل سوم

ایک سڑک جو مرادآباد سے الوپ شہر کو گئی ہی خاص قصبہ
ہذا مین ہوتی ہوئی دوسری جو چندوسی سے علیگڈہ قصبہ چھوٹی پرگنہ
ہذا مین ہوکر گذری ہی اور کوئی کہیڑہ یا گڈہی نامی اس تحصیلداری مین
نہین مگر ایک چھوٹا سا کہیڑہ گڈہی اہیرو نکا گانون سوندہن مین ہی
ایک سراے تعمیر کردہ رستم خان دکہنی موسوم بہ کاروان سراے
شہر سنبہل سے طرف مغرب کے دوسرے ہرجی ہر مندر واقعہ
محلہ کوٹ عمارات مشہورہ سے ہین اور کیفیت اس مندر کی
یہہ ہی کہ اس کو راجہ صاحب نے اپنی عہد دولت مین نہایت پختہ
اور استوار تعمیر کرایا تہا شاہ محمد ظہیرالدین محمد بابر اس مقام پر
آیا اُس نے اس مندر کو ہندوون کے قبضہ سے نکالکر بعد کچہہ ترمیم
کے نام سے جامع مسجد کے قرار دیا چنانچہ جو قطعہ تاریخ بعہد

بابر تختہ سنگین پر کندہ ہوکر لگا یا گیا وہ یہہ ہی قطعہ تاریخ

چون ز فرمان شہنشاہ جہان + یافت اتمام بہ توفیق ازل +

سال تاریخ مہ و روزش گشت + یکم از شہر ربیع الاول +

جس سے سال مسجد ہوے متذکرہ مذکور کے سنہ ۹۳۲ ہجری مطابق

سنہ ۱۵۲۶ع کے نکلتے ہین پھر اوس سے ایکسو تین برس بعد سید قطب نے

اور اوس سے تیئس ۲۳ برس بعد رستم خان دکھنی نے مرمت اسکی کی +

اشیاء تجارت اس جگہہ کے آلو گندم کسوم ہی کثرت انبہ گنگلی سینگ

اس قصبہ کے مشہور ہی اور دو میلے مسلمانون کے ایک نوچندی کا مہینہ

چیت مین دوسرا بیرق کا جمادی الاول مین اور دو میلے ہندؤن

کے ایک مہینے چیت مین موسوم بہ دہجا دوسرا چھیری کا مہینے

کاتک مین ہوا کرتا ہی اور علاوہ اسکے چھوٹے چھوٹے میلے

گورا دیبی و راے ستی و رام لیلا وغیرہ اکثر ہوتے رہتے

ہین آب ہوا یہان کے اس ضلع مین نہایت اچھی ہے +

فصل چہارم

آبادی اس شہر کی حسب مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ع ۵۷۴۱۴ کل گنتی

کی ۲۰۵۹۹۸ رقبہ بحساب میل مربع ۴۶۶٫۹ بحساب ایکڑ ۲۹۸۸۱۶

کل دیہات آباد و ویران ۵۳۲ ہین اسٹیشن پولیس الگ خاص سنبھل

دوسرا سمولی تیسرا بہجوئی مین ہی جمع سرکاری بقدر دو لاکھ ۲۸۹۳۶۹

قوم ٹھاکر و جاٹ کے زیادہ تر آباد ہی اور زمینداری بھی اکثر

انھین قوم کے ہی اور دیہات اور قصبات کے نام ذیل مین

لکھے جاتے ہین +

نام دیہات

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
سرسی	۵۱۴۷	فتح اللہ گنج	۸۴۶
سمولی	۱۱۹۳	ہرنتھہ	۴۱۲
بدالہ	۱۰۳۴	ٹھاٹھی	۵۴۱
گڈھی حضرت نگر	۱۲۳۴	پنسکھہ	۵۰۴
پوالسہ	۱۵۷۴	دھارول	۸۷۳
بہجوی	۱۳۸۳	کسولی	۱۳۵۳
رامپور عرف سیوہ	۱۸۰۹	راجپور	۱۲۹۱
سرکھتر	۱۳۵۱	جھجھورہ	۱۹۹۵

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
		دوله پور عرف داراپور	۴۷۴

فصل پنجم

یہان کے آدمی بہت کم ہمت ہین دوسری جگھہ نکل کر تلاش
روزگار یا تجارت جانا برابر کالے پانی جانے کے سمجھتے
ہین ہندؤن سے جو کہئے تو وہ جواب دیتے ہین کہ یہہ گرام
تیرتھہ ملت وانک ہی اسکو چھوڑکر دوسری جگھہ جانا کب
اچھا ہی — اور مسلمان اُنکی صحبت کے اثر سے کہتے
ہین کہ گھر کے آدمی اور باہر کی ایک برابر ہی اور جو کوئی لکھے
پڑھے ہوئے اُنھون نے یہہ رباعی پڑھہ دی رباعی
حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر + خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد + میگفت گدا بودن کنعان خوشتر
غرض کہ گولا کھہ تکلیف سے بسر ہو مگر باہر جانا ہرگز پسند نکرین
اسی باعث سے یہہ شہر زیادہ تر مفلس ہی — اگر تلاش

کیجے تو کوئی شخص عہدہ جلیلہ پر سرکار عالی وقار انگلشیہ مین یا دوسری
جگہہ پا نہ سکیگا*

باب چہارم در بیان پرگنہ چھپنور

فصل اوّل

سابق مین اس مقام پر ویرانہ تھا متصل اسکے ایک موضع مینا پور
قوم افغانون سے آباد تھا عرصہ قریب ڈہائی سو برس کے ہوا کہ
سرکار سے شاہجہان بادشاہ کے بارہ موضع معہ مینا پور کے
نواب حسن خان عرف مبارز خان کو بطور جاگیر عنایت ہوئے
بباعث سرکشی افغانان میناپور کے نواب مذکور نے اُنکو قتل
و ویران کرکے قریب اُسکے ایک قصبہ چھپنور آباد کیا پھر
دربار بادشاہ موصوف سے سولہوین آذر ماہ الٰہی سنہ ۶ جلوس
مطابق ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۰۴۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۳۲ع فرمان
عطائے جاگیر قصبہ ہذا کا بھی بنام نواب موصوف صادر ہوا چنانچہ
اولاد سے خان مذکور کے عبد الغنی خان اور فیض الله خان اور

آلوخان وغیرہ قصبہ ہذا مین اب تک آباد ہین اور زمینداری بھی انکی ہی

کی ہی اوتر مین ضلع بجنور دکھن مین ضلع بدایون پورب مین پرگنہ

سہسوان پچھم مین دریاے گنگ۔ لمبائی اوتر دکھن چالیس ۴۰ میل

چوڑائی پورب پچھم سولہ ۱۶ میل

فصل دوم

دریاے گنگ ندی مہانہ ڈھاپ کا ۳ تین ندیان پرگنہ ہذا

مین جاری ہین منجملہ انکے مہانہ ڈھاپ جھیل موضع جھیل پوٹھی وسہرنی کا

جھیل گانون سلطانپور شہر محمدپور پرگنہ ہذا سے نکلی ہی پانچ

قسم کی زمین دومٹ بجوڑ کہاپٹ سواے کہادر یہان

پائی جاتی ہی منجملہ انکے قریب ایک تہائی کے کہادر اور باقی

ہر چہار قسم کے پیداوار ہر قسم کی اجناس کا کم وبیش ہوتا ہی

مگر مادہ کہ دہان موٹہہ زیادہ نیشکر اور کپاس بہت کم

آبپاشی تالابون۔ ندیون۔ یا نالون سے ہوتی ہی چاہیے نام

شاذ کہی گانون مین پڑتا ہی اکثر دیہات مین نہین اگر کسی گانون

مین کہودا جاتا ہی جس وقت قریب پانی کے پہونچتا ہی کہس

موضع نگری پرگنہ ہذا و گڈہ مکٹیشر ضلع میرٹھ پورن ماشی ماہ کاتک کو ہوتا ہی اور چار پانچ روز تک قیام پذیر رہتا ہی اس میلہ مین ہزار ہا روپیہ کی خرید و فروخت ہر قسم کے اجناس کی ہوجاتی ہی اور چھوٹے چھوٹے میلے مثل بھکہوتے ۔ چندر گہن ۔ سورج گرہن اور دسہرہ وغیرہ اسی دریا پر ہونے رہتے ہین آب و ہوا علاقہ بہور کی اچھی اور علاقہ کہادر کی مرطوب ٭

فصل چہارم

آبادی حسب مردم شماری ۱۸۶۵ء قصبہ ہذا کی ۷۴۲۳ اور کل پرگنہ کے ۱۴۳۵۸۲ رقبہ بحساب مثل مربع ۵۵۵۲۱ اور بحساب ایکڑ ۳۵۵۴۷۰ جمع سرکاری بقدر ۱۸۶۱۸۶ روپیہ کل دیہات آباد و ویران ۷۴۶ چار اسٹیشن پولیس ایک خاص قصبہ حسنپور ایک قصبہ بچھراؤن ایک قصبہ رہرہ ایک قصبہ نگری مین ہی سکونت دیہات کہادر مین اقوام گوجر ۔ مولا ۔ سوائی و کہا گے کی ہی اور بہوڑ مین تگا اور جات کی اور زمیندار ہی اکثر قوم تگا اور مولون کے دیہات کلان اور قصبات کی تفصیل یہہ ہی

جاتا ہی طریقہ پیمایش کا وہی ہی جو پرگنات سنبھل بلاری مین جاری ہی رواج کنکوت اور بٹائی کا یہان زیادہ اور شرح نقشی بہت کم

فصل سوم

سڑک جو مراد آباد سے میرٹھ کو گئی ہی دیہات گجرولہ۔ نگری وغیرہ پرگنہ ہذا مین ہوکر گذری ہی ایک کہیڑا نامی شہر اعظم پور کا جہان ایک گانون اسی نام سے آباد ہی مولد و مسکن شیخ ابو الفضل وزیر محمد جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی کا ہی چنانچہ وہان ابتک نشان مدرسہ شیخ موصوف کا باقی ہی اور ایک گڈہی خام اور شوالہ اُن سنگہ راجہ پرچہپت گڈہ کا موضع جھیل مین واقع ہی منجملہ اُن کے گڈہی تو منہدم ہوگئی مگر شوالہ ہنوز باقی ہی کوہی بھارت نامی اور مشہور اِس جگہہ نہین بان مونجہ۔ پارچہ دیسی مثل گاڑہ پگڑی کہیس وہوتر اشیاء تجارت یہان کی ہین اور قصبہ دہنورجسکو نینے خان جکلہ دار سابق نے اوسی زمانہ مین جب قصبہ جندوسی بسایا تھا آباد کیا ایک منڈہی یعنی تجارت گاہ قند سیاہ۔ شکر سرخ۔ پارچہ دیسی کے ہی ایک میلہ اشنان گنگا کا بڑا نامی گرامی دریاے مذکور پر دو روپیہ میان

نام دیہات

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
ڈیگرہ	۹۵۴	اوچھاری	۴۸۴
حوچپلہ	۱۷۱۶	جسولی	۱۳۷۱
ڈسورہ	۵۳۸۴	ڈہنارسی	۸۸۰
بچھراؤن	۷۰۱۷	رہری	۱۲۳۶
کجھڈلہ	۸۵۹	ریرہ	۱۰۱۰
ٹنگری	۱۰۵۸	سرسیا ٹک	۱۴۸۸
ڈسکہ	۱۵۹۷	پھورارہ	۱۳۴۸
سیدنگلی	۱۴۹۲		

فصل پنجم

یہان کے رہنے والون کا یہہ حال کہ جو ہندو ہین وہ قطعی
نوکری پیشہ نہین کا پتہ ٹوارگری یا زمینداروں کی نوکری
کرتے ہین یہہ حوصلہ نہین کہ سرکاری مدارس مین تعلیم
پاکر عمدہ عمدہ روزگار کبھی اور اپنی اوقات مستعار بفراغ البالی

کاچھی ٹیسے بنیے برہمن وغیرہ دوکانداری وغیرہ کرتے ہین مگر
مسلمان یہان کے اُولوالعزم ہین عہدہاے تحصیلداری۔ رسالداری
جمعداری وغیرہ پر ممتاز ہین چنانچہ ایک شخص نواب غلام علیخان
ساکن اسی جگہ نے سرکاری نوکریان کرکے ایسا اقتدار پایا کہ شاہ معزول
دہلی کا وزیر ہوا اس پرگنہ مین ایک قصبہ چھراؤن کمال مردم خیز
جگہہ ہی یہان مسلمان بڑی صاحب ارادہ اور نوکری پیشہ ہین
چنانچہ عدالت دیوانی مین عہدے وکالت منصفی صدر امینی
صدر الصدوری سررشتہ داری صدر پر اور نظامت و فوجداری
مین عہدہاے جلیلہ تحصیلداری۔ سررشتہ داری کوتوالی
تھانہ داری وغیرہ پر ممتاز ہوے اور ہین*

باب پنجم دربیان پرگنہ امروہہ

فصل اوّل

سابق طرف مشرق آبادی قصبہ ہذا کے ایک گانون عزیزپور
جسمین قوم تگا کی سکونت تھی آباد تھا بعدہ شاہ شرف الدین

درویش نے ولایت سے آکر اس مقام پر قیام کیا اس
وجہ سے مقام ہذا مین آبادی شروع ہوئی چنانچہ مزار اونکا
جو زیارت شاہ ولایت کے نام سے مشہور ہی ابتک یہان
موجود زان بعد انکے پوتے سید محمود نے دربار مین شاہ
جہان بادشاہ دہلی کے فروغ پایا یہہ پرگنہ اونکو پیشگاہ بادشاہ
موصوف سے بطور جاگیر کے عنایت ہوا اوسوقت سید مذکور نے
قوم تگون کو قتل و ویران کرکے اس قصبہ کو اچھی طرح آباد کیا
درمیان شہرپناہ بخت کے چنانچہ اکثر دیہات اس پرگنہ کے بطور
جاگیر اولاد مین سید موصوف کے چلے آتے ہین وجہ تسمیہ تحقیقات
سے یہہ معلوم ہوئی ہی کہ جب شاہ شرف الدین یہان تشریف
لائے اس وقت کسی شخص نے انبہ یعنی ام اور روہو مچھلی
اونکی نظر گذرانی اس وجہہ سے اسکا نام آم روہو رکھا اب
کثرت استعمال سے امروہہ کہلاتا ہی قلعہ سید محمود کا نشان
ابتک اس قصبہ مین موجود ہی پرگنہ ہذا کے اُتر مین ضلع بجنور
دکھن مین پرگنہ سنبھل پورب مین تحصیل ٹھاکردوارہ پچھم مین

پرگنہ حسنپور لمبائی پورب پچھم چونتیس میل چوڑائی اوتر دکہن چوبیس میل +

فصل دوم

سوت باآن گانگن کردولہ چار ندیان پرگنہ ہذا مین جاری ہین منجملہ ان کی ایک ندی سوت جھیل گانون نونگانو پرگنہ ہذا سے نکلکر پرگنہ سنبہل وبلاری ہوتی ہوئی ضلع بدایون کو چلی گئی ہی پانچ قسم کی زمین مٹیار دومٹ بھور کہات سوائی یہان پائی جاتی ہی منجملہ انکے بھوڑ زیادہ پیدا وار کل اجناس کا ہوتا ہی مگر باجرہ جوار کا زیادہ آبپاشی بذریعہ نالابون ندیون نالون اور چاہچہ ہائے خام کی ہوتی ہی طریقہ پیمایش کا وہی ہی جو پرگنات سنبہل وحسن پور مین جاری ہی کنکوت وبٹائی کا رواج نہایت کم ہی اور شرح نقشی کا زیادہ +

فصل سوم

ایک سڑک جو مرادآباد سے میٹھہ کو گئی ہی گانون ہرن پور وجب پور اور دوسری جو شیخپور کو جاتی گانون چھچلیٹ اور

اومری وغیرہ پرگنہ ہذا مین ہوکر گذری ہی کوئی گڈھی یا کھیڑا بہی
پرگنہ مین نہین زیارت میران شیخ سدہو کے کہ جس کی قطع سے
صاف ظاہر ہی کہ کسی زمانہ مین مندر اہل ہنود کا تھا واقع ہی
ہنود اور اہل اسلام قوم رذیل کا اس زیارت پر بہت اعتقاد ہی
اور ہزارون روپیے کے مجاورون کو یافت ہی کنوان یا چاہ ایک
قسم کی باولی ہی عمارات مشہورہ سے ہی کوئی شی قابل تجارت
کے نہین ہوتی اور ظروف گلی - پلنگ بچھونہ کرنے کے مثل
کٹھری کے ہوجاتا ہی اور ہر دو چیزین خاص قصبہ امروہہ مین
نہایت نفیس اور کمال سبک طیار ہوتے ہین تحفہ یہان کا ہی مہینے
کاتک مین جب ہجوم میلہ دریاے گنگ کا ہوتا ہی ایک بڑا میلہ
زیارت میران مذکور کا بروز بدہ اور مہینے ساون مین دوسرا
میلہ چھڑیون باہ کا ہوتا ہی علاوہ اسکے چھوٹے چھوٹے میلے
بروز بدہ زیارت مذکور پر ہمیشہ ہوتے رہتے ہین آب وہوا
بہت اچھی ہی +

فصل چہارم

آبادی حسب مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ء خاص قصبہ امروہہ کی
۴۱۳۲۳ کل پرگنہ کی ۱۵۷۷۹۷ رقبہ بحساب میل مربع ۲۷۷ ۳/۸
رقبہ بحساب ایکڑ ۱۸۰۹۴۳ جمع سرکاری بقدر لکھ روپیہ حال ۹ کل دیہات ۱۳؍۱؍پائی
آباد و ویران ۲۰۸ دو اسٹیشن پولس ایک قصبہ امروہہ مین
دوسرا موضع چجلیٹ مین ہین خاص قصبہ ہذا مین مسلمان اہل
تشیع کی زیادہ آبادی ہی اور دیہات مین قوم جاٹ کی
زمینداری دیہات خالصہ اکثر قوم جاٹ و بشنوئی کی اور دیہات
معافی کے قوم سادات کی جاگیر مین ہین فہرست دیہات
کلان اور قصبات کی معہ آبادی یہہ ہے

نام دیہات

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
گدھی	۱۳۶۵	کانٹ	۲۵۰۸
سلیم پور	۳۴۵۴	اوجھری	۳۱۵۳

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
جمنا	۱۲۶۵	چودهرپور	۵۳۲
فتح پور	۱۴۹۴	رجب پور	۸۲۲
کورال	۸۸۶	نوگانوه	۳۴۲۵

فصل پنجم

یہان کے آدمی بڑے ملاقاتی اور ملنسار ہین چنانچہ اس
ضلع کے رہنے والے اکثر اُن کے شان مین یہہ شعر
پڑھا کرتے ہین

شعر

سلام علیک کے گاڑھے ملاقاتی جید ہین + نہ دیکھے ہون کسی نے جیسے امروہہ کے سید ہین

مگر اس کے ساتھہ یہہ بھی ہے کہ جس سے دشمنی کرین تو نہایت
درجہ کی کرین اُسکی اندک نقصان رسانی مین
اپنا بالکل نقصان ہو جاوے تو بلا سے الا اُس سے درگذر
نکرین اور یہہ بات بھی مزاج مین سمائی ہوئی ہی کہ شرافت
اور عزت مین ہمسے بڑھکر دوسرا نہین ہوسکتا کیونکہ دنیا
مین دو مراتب اعلی ہین ایک گدائی دوسرا شاہی سو ہمارے

بزرگون کو دونون حاصل تھے یعنی جد امجد ہمارے
شاہ شرف الدین صاحب معروف بہ شاہ ولایت درویش
باکمال تھے اور انکے صاحبزادے کو شہزادی شاہ
دہلی کی منسوب تھی کہ جنکی اولاد مین ہم ہین پھر شرافت
مین کون ہمارے ہمسر ہو سکتا ہے اور یہہ لوگ نسبت
اپنے لڑکے لڑکیون کی سواے اپنے کنبے کے دوسرے
خاندان مین ہرگز نہین کرتے اور شاذونادر کوئی کر بھی لے
تو تمام شہر مین انگشت نما ہوتا ہی بازار اور اپنے دیہات جاگیر
مین جانا کسر شان سمجھتے ہین یہان تک کہ سید بنیاد علیخانصاحب
سید علی مظفر خانصاحب گھرال والی رئیس اعظم اس مقام
کے چچا چودہ برس برابر بالاخانہ سے نیچے نہ اترے
یہہ ہی باعث ان لوگون کے بگڑ جانے اور جاگیرین
بکجانے کا ہوا اپنے علاقہ معافی وغیرہ مین کبھی نوکرے
ملازمون کے اعتبار پر کار برآری ہوئی انھون نے اپنا
گھر بھرا اور انکو قرضدار کر دیا کبھی کہدیا شالہ زدگی ہو گئی

کبھی تبایا موش خوری ہوئی کسی سال خشکی کا حیلہ کیا کسی سال
غرقی کا بہانہ لیا اب اگر تحقیقات کیجئے تو بہت سے ملازم
یہان کے رئیسونکے ایسے نکلینگے کہ خود رئیس بن بیٹھے
اور آقا اُنکے تباہ اور برباد ہوگئے ایک رئیس صاحب محلہ
دربار کلان سے جو میرے بڑے شفیق ہین مین نے پوچھا
کہ فلان ملازم تمھارا کیا تنخواہ پاتا ہے جواب دیا ڈیڑہ روپیہ
اور باہر کی خوراک مین نے کہا کہ اُس نے اپنی لڑکی کی
شادی مین تین سو روپیہ کا جہیز دیا یہہ کہان سے لایا بہت
تحمل سے فرمایا کہ ہم لوگون کی ملازمت مین برکت زیادہ
ہی ورنہ یہہ شخص بڑا دیانت و امانت دار ہی یہہ سنکر مین
اپنے دل مین ہنسا کہ برکت بھی عجب چیز ہی افسوس کہ یہہ
لوگ جو ایک بڑے صاحب جائداد اور اہل مروت تھے
اپنی سیدھائی سے خراب و برباد ہوگئے اور ہوتے جاتے
ہین مگر اب بھی اپنے کاروبار کا بندوبست کما حقہ
نہیں کرتے ہین

باب ششم در بیان پرگنہ ٹھاکردوارہ

فصل اول

عہد مین شاہجہان بادشاہ دہلی کے اننْدی رام قوم راجپوت
ساکن چوبارہ کو رستم خان دکہنی صوبہ دار مرادآباد نے
بباعث سرکشی موضع مذکور سے نکالدیا اُس نے اِس علاقہ
مین جنگل کٹواکر ایک موضع فریدپور معہ بیالیس (۴۲) موضع دیگر کے
اوپر نام فرید شاہ درویش کے جس کا وہ معتقد تہا آباد
کیا ازان بعد شروع سلطنت محمد شاہ مین درمیان مہندر سنگہ
و سرجن سنگہ برادران حقیقی کے جو اولاد مین ٹھاکر اننْدی رام کے
تھے نزاع واقعہ ہوا ٹھاکر مہندر سنگہ نے وہان سے اُٹھکر
رقبہ موضع جمنا والہ بہیم پور مین یہہ قصبہ آباد کیا اور چونکہ
نام ٹھاکر مہندر سنگہ تہا اس جہت سے ٹھاکردوارہ
کہلایا حد شمالی اس پرگنہ کی پرگنہ کاشی پور اور کچھہ ضلع بجنور
- جنوبی پرگنہ مرادآباد - شرقی تحصیل کاشی پور - غربی پرگنہ

مرادآباد کچھ ضلع بجنور - طول اُتر دکھن چھبیس^۲۶ میل - عرض پورب پچھم چودہ^۱۴ میل ہے

فصل دوم

تین ندیان رام گنگا بھنکا ڈھیلا اس پرگنہ مین جاری ہین انمین سے کوئی ندی اس پرگنہ سے نہین نکلی پانچ قسم کے زمین مٹیار کھادر سوائی دومٹ کماٹ پائی جاتی ہی منجملہ انکے مٹیار زیادہ تر پیداوار کل اجناس کا ہوتا ہی الا وہان کثرت سے آبپاشی بذریعہ ندیون نالون تالابون چاہ نچہاے خام کے ہوتی ہے طریقہ پیمایش کا وہی ہے جو پرگنات حسنپور اور امروہہ مین جاری ہے لیکن یہان ایک بیگھہ پختہ تین بیگھہ خام شمار کیا جاتا ہی - کنکوت اور بٹائی کا رواج زیادہ ہی شرح نقدی بہت کم +

فصل سوم

کوئی سڑک سرکاری اس پرگنہ مین نہین سواے ایک سڑک خام کے جو مرادآباد سے یہان تک آئی ہے نکوئی

کھیڑہ یا گڈھی نامی صرف ایک گڈھی خام بنائی ہوئی
ٹھاکر مہندر سنگھ کی خاص قصبہ ٹھاکردوارہ مین موجود ہی
جس مین بالفعل کچہری تحصیل ہوتی ہی نہ کوی عمارت
مشہورہ اس پرگنہ مین ہی۔ اس پرگنہ کے اشیاء تجارت
سے چھینٹ دیسی جو خاص قصبہ ہذا مین اور دیہات گرد نواح
مین طیار ہوکر واسطے خرید و فروخت کے دوسری جگھہ کو
جاتی ہین کوئی بڑا میلہ یہان نہین ہوتا آب و ہوا
نہ بہت اچھی ہی نہ ناقص +

فصل چہارم

آبادی قصبہ ٹھاکردوارہ کی حسب مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ء ۵۵۲۱
اور کل پرگنہ کے ۲۸۴۴۱۰ رقبہ بحساب میل مربع
۱۵۳۴۲ اور بحساب ایکر ۵۰۵۰۱۵ جمع سرکاری
بقدر [illegible] ۱۸۴۶۶۶ کل دیہات آباد و ویران ۲۸۴ —
دو اسٹیشن پولس ایک خاص قصبہ ٹھاکردوارہ دوسرا

دوسرا گانون ڈلاری ہین ہی قوم چوہان اس پرگنہ مین آباد ہی زمینداری بھی اکثر اسی قوم کی ہی دیہات کلان اور قصبات کی تفصیل یہہ ہی +

نام دیہات

نام گانون	تعداد مردم شماری	نام گانون	تعداد مردم شماری
بہیڑی	۹۰۶	شریف نگر	۱۵۸۰
ڈلاری	۱۹۴۴	سرجن نگر	۲۳۰۶۶
سالارپور	۵۱۰		

فصل پنجم

یہہ قصبہ بھی مثل ایک گانون کے ہی نہ کچھہ بازار ہی نہ عمارت رعایا مفلس سیدھی اور سادھی ہی رہنے والے اس جگہہ کے اکثر کاشتکار ہین۔ نوکری یا تجارت سے کچھ شوق نہین رکھتے +

خاتمہ در بیان سررشتہ تعلیم

سنہ ۱۸۵۶ء مین بعہد ڈائرکٹری جناب ستطاب اسوارٹ صاحب ریڈ بہادر دام اقبالہ جواب حاکم دوم محکمہ صدر بورڈ کے ہین تخم سررشتہ تعلیم اس ضلع مین بویا گیا یعنی مدارس تحصیلی مقامات ذیل مین قائم کیئے گئے

مرادآباد	بلاری	چندوسی	سنبھل
حسنپور	امروہہ	ٹھاکردوارہ	کاشی پور

اور ان مین ایک ایک مدرس مامور ہوا اور ایک ڈپٹی انسپکٹر اور تین سب ڈپٹی انسپکٹر مقرر کیئے گئے بعد غدر سنہ ۵۷ کے ایک مدرسہ تحصیلی مقام بلاری کا شکست ہو گیا صرف سات مدرسہ باقی رہے کہ وہ اب تک موجود ہین گو تحصیل کاشی پور اکتوبر سنہ ۱۸۷ مین اس ضلع سے خارج ہو کر شامل قسمت کمایون ہو گئی مگر مدرسہ مقام مذکور کا ہنوز بہ معاینہ افسران تعلیم اس ضلع کے ہی اور جو

کچھ اجراے مدارس حلقہ بندی صرف پرگنہ بلاری مین
ہوا تھا وہ بباعث ہوجانے غدر کے بالکل کالعدم
ہوگیا سنہ ۱۸۶۰ مین پھر بنیاد مدارس حلقہ بندی کی
ضلع مین قائم ہوئی سنہ ۱۸۷۰ء مین بعہد اجلاس جناب فضیلت مآب

شعر

علیم و عالم و علامۂ دور
دبیر داد بخش و دشمن جور

مسٹر ایم کیمسن صاحب بہادر ایم اے دام اقبالہ ڈائرکٹر
آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی کے جو کچھ سرسبزی
اس شجر سراپا ثمر نے پکڑی ہی اس کا حال یہہ ہی کہ سال مذکور
مین ۱۰۱ مکاتب از جانب سرکار اس ضلع مین جاری ہین
منجملہ اُن کے

مدارس تحصیلی	اسکول انگریزی
۷	۳
مدارس حلقہ بندی	مدارس نسواں یعنی امدادی

مکاتب نسوان ۱۹ ۹
اور ان کل مکاتب مین ۶۳ ۲۹۵۸

طالب علم اور ۳۸۶ طالبات تعلیم پاتے ہین جس کا اوسط فی مکتب ۵۵۰ء۴ طلباء اور ۸ء۳۱۳ طالبات ہوا اور علاوہ اِن کے ۹۴۲ مکاتب از جانب رعایا و پادری صاحب جاری ہین باین تفصیل *

از جانب رعایا	از جانب پادری صاحب
۱۵	۴۳۴

اور اب ایک ڈپٹی انسپکٹر اور دو سب ڈپٹی انسپکٹر واسطے معائنہ و درستی مکاتب کے مقرر ہین *

تمت